# 4 شرح مبادلہ اور ذخائر کا انتظام

## 4.1 بازارِ قرض

اسٹیٹ بینک کے وسیع مقاصد میں بازارِ قرض اور بازارِ سرمایہ میں سیالیت بہتر بنانا، بچت کو قرضہ جاتی وثیقہ جات میں استعمال کرنے کی راہ نکالنا اور بینکاری وساطت کو مؤثر بنانا شامل ہیں تاکہ امانتوں کی شرح بڑھے اور حکومت پاکستان کی قرض گیری کی لاگت کم ہو۔ اس ضمن میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کو متنوع بنانا ایک اہم امر ہے۔ اسٹیٹ بینک نے حکومتی تمسکات میں بالخصوص چھوٹے سرمایہ کاروں کے حوالے سے سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ اس سلسلے میں کیے گئے چند اقدامات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

- اہلیت کے معیار پر پورا نہ اترنے والوں اور چھوٹے سرمایہ کاروں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے اوّلین ڈیلر کے نظام پر لاگو قواعد وضوابط میں ترمیم کی گئی تاکہ چھوٹے سرمایہ کاروں کو سہولت میسر آئے۔ اب اوّلین ڈیلرز کو پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے علاوہ ٹریژری بلز کے لیے مسابقتی بولیاں قبول کرنے کی بھی اجازت ہے۔

- اسٹیٹ بینک نے ان افراد کے لیے اکاؤنٹ کھولنے کا طریق کار سہل بنا دیا ہے، جو بینکوں میں حکومتی تمسکات کے لیے تمسکاتی سرمایہ کاری جزدانی کھاتہ (Investors Portfolio of Securities Account) کھولنے کے خواہاں ہیں اور ان کے متعلقہ بینکوں میں پاکستانی روپے کے کھاتے ہیں۔ مزید برآں رپورٹنگ کی شرائط کو بھی مؤثر بنایا گیا ہے۔

- فیڈرل بورڈ آف ریونیو سے مسلسل گفت وشنید کے بعد 'تمام حکومتی تمسکات پر 10 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس کی منہائی' اب افراد کے لیے انکم ٹیکس کی ذمہ داری کا مکمل اور حتمی تصفیہ ہے۔ اس کے نتیجے میں بینکوں کے پاس بطور امانت حکومتی تمسکات اور چھوٹے سرمایہ کاروں کی لیے قومی بچت اسکیموں کے وثیقہ جات پر ٹیکس کے معاملے میں یکساں برتاؤ کیا گیا۔

مذکورہ بالا کوششوں کے نتیجے میں ٹریژری بلز میں غیر بینک سرمایہ کاروں کا حصہ، جو جون 2009ء میں 7.8 فیصد تھا، اگست 2011ء میں 410 ارب روپے سے زیادہ اضافے کے ساتھ 21.5 فیصد ہوگیا۔

### اسلامی بینکوں / اسلامی بینک شاخوں کے لیے لازمی شرح سیالیت

اسلامی بینکوں اور اسلامی بینک شاخوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنے میعادی اور طلبی واجبات کے 9 فیصد کے مساوی لازمی شرح سیالیت برقرار رکھیں۔ روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکوں کے لیے لازمی سیالیت کی یہ نسبتاً کم شرح شریعہ سے ہم آہنگ تمسکات کی عدم دستیابی کے باعث تھی۔ تاہم مالی سال 2011ء کے دوران حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے باقاعدہ اجرا کے باعث شریعہ سے ہم آہنگ تمسکات کی کافی فراہمی ہوئی اور نتیجتاً حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی واجب الادا رقم، جو 30 جون 2010ء کو 42 ارب روپے تھی، جون 2011ء میں بڑھ کر 225 ارب روپے ہوگئی۔ سیالیت کے انہی معیارات کا تمام بینکوں پر اطلاق اہم ہے۔ چنانچہ، اسلامی بینکوں/اسلامی بینک شاخوں کو روایتی بینکوں کے مساوی لانے کے لیے ان کی لازمی شرح سیالیت میں دو مرحلوں میں اضافہ (ہر مرحلے میں 5 فیصد) کرکے یہ ان کے میعادی اور طلبی واجبات کے 19 فیصد کے مساوی کردی گئی۔

### مجاز ماخوذہ ڈیلرز

اسٹیٹ بینک نے جون 2011ء میں حبیب بینک لمیٹڈ کو مجاز ماخوذہ ڈیلر مقرر کیا تھا۔ ایچ بی ایل کا تقرر مالی ماخوذیات کے کاروبار سے متعلق اسٹیٹ بینک کے جاری کردہ قواعد وضوابط میں صراحت شدہ معیار کے مطابق کیا گیا ہے۔ ایچ بی ایل کے تقرر کے ساتھ اب پانچ بینک مجاز ماخوذہ ڈیلرز کی حیثیت سے کام کررہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے مجاز ماخوذہ ڈیلرز کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا بھی ایک عمل شروع کیا ہے تاکہ ان بینکوں کی جانب سے مرکزی بینک کی ہدایات پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔

### مبادلۂ کرنسی کے انتظامات

م س11ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے اس خطے کے مرکزی بینکوں کے ساتھ متعلقہ مقامی کرنسیوں میں باہمی مبادلۂ کرنسی کے انتظامات کے لیے ایک فریم ورک وضع کیا ہے، جس کا مقصد مقامی کرنسیوں میں باہمی تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا ہے۔

باہمی مبادلۂ کرنسی کے انتظامات کے نتیجے میں یکم نومبر 2011ء کو اسٹیٹ بینک اور جمہوریہ ترکی کے مرکزی بینک کے مابین پاکستانی روپیہ/ ترکی کی کرنسی، لیرا میں ایک معاہدہ طے پایا، جس کا حجم مقامی کرنسیوں میں ایک ارب ڈالر کے مساوی ہے۔ معاہدے کی مدت تین سال ہے۔ باہمی مبادلۂ کرنسی کے انتظامات کا بنیادی مقصد دونوں ملکوں کی مقامی کرنسیوں میں باہمی تجارت کی مالکاری ہے۔

### شرح مبادلہ اور زر مبادلہ کے ذخائر کا انتظام

معاشی عوامل کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے مؤثر اقدام سے بھی مارکیٹ کی بہتر کارگذاری میں مدد ملی۔ اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی مارکیٹ کی قوتوں کو شرح مبادلہ کے تعین میں اپنا ضروری کردار ادا کرنے کے لیے سہولت فراہم کرنے پر مرکوز رہی۔ اس اقدام سے شرکا کی مارکیٹ کی بدلتی ہوئی صورتحال سے تیزی کے ساتھ مطابقت کی استعداد کاری میں مدد ملی۔ اس حکمت عملی کے مطابق اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی بیرونی زرمبادلہ کی مجموعی حد اکتشاف پر زیادہ سے زیادہ بالائی حد مزید بڑھا کر 2,500 ملین پاکستانی روپے تک کر دی۔ اس اقدام سے بینکوں کی شرح مبادلہ پر کوئی غیر ضروری دباؤ ڈالے بغیر بلا دقت بھاری مالی لین دین کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوا۔ چنانچہ سال کے دوران پاکستانی روپے میں دونوں سمتوں میں مثبت تبدیلی ظاہر ہوئی، جو طلب و رسد کی موجودہ صورتحال کی غماز ہے۔

سالانہ بنیاد پر روپیہ میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں 0.5 فیصد کی پوائنٹ ٹو پوائنٹ نامیہ تخفیف قدر کے ساتھ معمولی کمزوری ظاہر ہوئی جبکہ م س2010ء میں یہ کمزوری 5 فیصد تھی۔ پاکستانی روپیہ خطے کی ان چند کرنسیوں میں سے تھا، جو سال کے دوران کمزور ہوئیں کیونکہ خطے کی دیگر کرنسیاں، مثلاً بھارتی روپیہ، ملائیشین رنگٹ اور چینی یوان اسی مدت کے دوران مضبوط ہوئیں (دیکھئے **شکل 4.1**)۔

**شکل 4.1: م س11ء میں امریکی ڈالر بمقابلہ مختلف کرنسیاں**

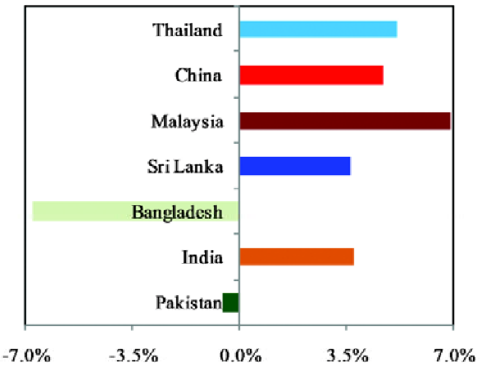


**شکل 4.2: زرمبادلہ کے ذخائر**

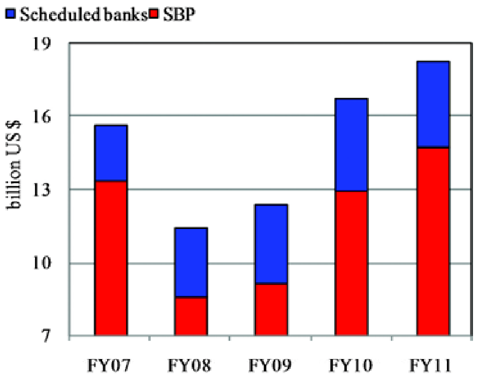


### 4.2 زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

زرمبادلہ کے ذخائر میں م س11ء کے دوران 8.9 فیصد کی مضبوط نمو ظاہر ہوئی۔ یہ 30 جون 2011ء کو بڑھ کر 18.2 ارب ڈالر ہو گئے (دیکھئے **شکل 4.2**)۔ زرمبادلہ کی بلا رکاوٹ فراہمی کے سبب اسٹیٹ بینک بین البینک مارکیٹ سے خریداریاں کر سکا اور اپنے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کر سکا، جن میں 14.1 فیصد کی نمو ہوئی۔ اسٹیٹ بینک کے برعکس بینکاری شعبے کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 8.7 فیصد کی کمی ظاہر ہوئی۔ زرمبادلہ کے ذخائر کی مجموعی طور پر مستحکم صورتحال کا سبب جاری کھاتے میں فاضل رقم کی آمد ہے، جو م س11ء کے دوران 11.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ ترسیلات زر اور برآمدات میں مضبوط نمو کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ مستقبل میں ٹھوس ترسیلات زر، تیل کی کم قیمتوں اور عالمی ڈونر ایجنسیوں کی مسلسل معاونت کی توقع کے پیش نظر ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مزید نمو کا امکان ہے۔

اسٹیٹ بینک کی نفع آوری میں م س 11ء میں سرمایہ کاری جزدان کے مؤثر انتظام کے ذریعے اہم اضافہ قدر رہا۔ م س 11ء میں مجموعی ذخائر پر مجموعی منافع 3.1 فیصد تھا، جو شرح سود کی مشکل صورتحال اور اثاثے اور بازار زر میں تغیر کے باوجود اپنے نشانیہ سے نمایاں طور پر بہتر تھا۔ عالمی مالی بحران کے آغاز پر اختیار کی گئی ذخائر کے انتظام کی حکمت عملی، جس کے تحت مختص شدہ رقوم کا رخ بلند شرح عالمی قرضے کی جانب موڑ دیا گیا، کی بدولت عالمی منڈیوں میں منافع منقسمہ حاصل ہوا، معیار بلند ہوا، نتیجتاً یافت میں کمی واقع ہوئی۔ زرمبادلہ کے ذخائر کی منتظم ٹیم مستقبل کے امکانات میں درمیانی مدت میں منڈیوں کی صورتحال معمول کے مطابق دیکھتی ہے اور خطرے کے محتاط پیمانوں اور اقتصادی صورتحال کے تحت ذخائر کے سازگار استعمال کی تلاش میں ہے۔

زرمبادلہ کے انتظام کی ذمہ داری کو وسعت دینے کے لیے استعدادکاری کے ضمن میں اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ویب پر مبنی سیمینارز، عالمی کانفرنسیں اور پیشہ ورانہ کورسز میں شرکت کے سلسلے میں ٹیم کے اراکین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تاکہ وہ مارکیٹ کے رجحانات اور نظریات سے ہم آہنگ رہ سکیں۔ عملے کو عالمی شہرت یافتہ عالمی فرموں سے منسلک پروگراموں کے ذریعے خصوصی امور کی تربیت بھی دی گئی ہے تاکہ اسٹیٹ بینک میں نظام اور طریقوں کو بہترین عالمی طریقوں سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔

### 4.3 م س 11ء میں زرمبادلہ کے نظام میں تبدیلیاں

درآمد کنندگان کی حقیقی ضروریات پوری کرنے کے لیے 22 مارچ 2011ء سے درآمدات کے مقابل پیشگی تحفظ کی سہولت بحال کر دی گئی، جو مقررہ شرائط کی تکمیل سے مشروط ہے۔ اس سے قبل ہر طرح کی درآمدات کے مقابل پیشگی سودے عارضی طور پر معطل کر دیے گئے تھے۔

### 4.4 پاکستان ریمی ٹنس انی شیے ٹو (PRI)

پاکستان میں ترسیلات زر میں سہولت دینے کی خاطر ملکیت کا ڈھانچہ فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک، وزارت برائے امور سمندر پار پاکستانی اور وزارت خزانہ نے مشترکہ طور پر اپریل 2009ء میں پاکستان ریمی ٹنس انی شیے ٹو متعارف کرایا۔ اس اقدام کے یہ مقاصد ہیں (الف) ترسیلات زر کے مؤثر بہاؤ میں سہولت اور تعاون فراہم کرنا اور (ب) سمندر پار پاکستانیوں کو سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرنا۔ پاکستان ریمی ٹنس انی شیے ٹو اپنی کاوشوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے اور اس کی کوششوں کا اعتراف عالمی سطح پر کیا گیا۔ انٹرنیشنل ایسوی ایشن آف منی ٹرانسفر نیٹ ورکس (آئی اے ایم ٹی این) کی جانب سے پی آر آئی کو ایشیا پیسفک بشمول جنوبی ایشیا کے زمرے میں منی ٹرانسفر ایوارڈ 2011ء دیا گیا۔ یہ ایوارڈ پاکستانی میں رسمی ذرائع سے ترسیلات زر کے بہاؤ میں سہولت دینے کے لیے پی آر آئی کی کوششوں کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔ پی آر آئی کی اہم خدمات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- اسکیم کے آغاز سے اب تک پی آر آئی کے رکن بینکوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

- ترسیلات زر سے متعلق خصوصی انتظامات، مثلاً باہمی انتظامات، منتقلی زر کے عالمی اداروں، مثلاً ویسٹرن یونین، منی گرام، ایکسپریس منی اور انٹرنیشنل ایسوی ایشن آف منی ٹرانسفر نیٹ ورک میں داخلے کے ذریعے بینکوں کی عالمگیر رسائی کے حصول کے سلسلے میں حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔

- اب استفادہ کنندگان بغیر بینک اکاؤنٹس کے بھی کاؤنٹرز سے رقوم حاصل کر سکتے ہیں، جو صارف کے بارے میں لازمی احتیاط اور شناخت کے طریق کار پر عملدرآمد سے مشروط ہے۔

- پی آر آئی کے شریک بینکوں کی جانب سے ترسیلات زر پر مبنی متعدد نئی پراڈکٹس وضع کی گئی ہیں، مثلاً (الف) پردیس کارڈ، جس کے ذریعے استفادہ کنندگان کو پورے ملک میں اے ٹی ایمز سے اپنی رقوم کسی بھی وقت نکلوانے کی سہولت حاصل ہے، (ب) رقوم کی بین البینک منتقلی، جس سے رکن بینکوں کو موصول شدہ ترسیلات زر کو استفادہ کنندگان کے اکاؤنٹس میں فوری منتقلی کا نادر موقع فراہم ہوا ہے، (ج) وطن میں موصول ہونے والی ترسیلات زر کے مراکز/ بوتھ، جن میں استفادہ کنندگان کو نقد، ڈیمانڈ ڈرافٹ اور پے آرڈر کے ذریعے ادائیگی کی جا سکتی ہے۔

- اسٹیٹ بینک پہلے ہی ملک کی ادائیگیوں کے نظام کا خاکہ وضع کرنے کے سلسلے میں اقدام کر چکا ہے، جو تکمیل کے بعد وطن میں موصول ہونے والی ترسیلات زر کو فوری طور پر استفادہ کنندہ کے اکاؤنٹ میں/ (کاؤنٹر پر) منتقل کرنے، استفادہ کنندہ کو تصدیقی ایس ایم ایس ارسال کرنے، وطنی ترسیلات زر کے استفادہ کنندہ کو بینکاری کے اوقات کار کے بعد اور تعطیلات کے دوران بھی رقم نکلوانے کی سہولت کی فراہمی کے لیے ایک مستحکم اور قابل اعتماد اے ٹی ایم نیٹ ورک وضع کرنے، وطنی ترسیلات کے استفادہ کنندہ کو فرد بہ فرد ادائیگیوں کا اختیار دینے کے لیے مربوط اور محفوظ متبادل ترسیلی ذرائع (اے ٹی ایم، پی او ایس، آئی وی آر، کال سینٹر، بلا دفتر بینکاری) کے قیام کے مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہوگا۔

- شکایات درج کرانے اور فیڈ بیک کا طریق کار: سمندر پار مقیم تمام پاکستانی اور ان کے اہل خانہ بینکوں کی ترسیلات زر کی خدمات سے متعلق استفسار کر سکتے ہیں اور کال سینٹر (0092-21-111-222-774) پر اپنی شکایات درج کرا سکتے ہیں۔

- ترسیلات زر میں تاخیر پر مالی جرمانہ: اگر ترسیلات زر کی رقم متعلقہ ہدایت کے مطابق استفادہ کنندہ کے اکاؤنٹ میں جمع نہیں کی گئی یا اسے ادا نہیں کی گئی تو استفادہ کنندہ اتنے دن، جتنے دن تک ترسیلات زر کی اس کے اکاؤنٹ میں منتقلی میں یا اسے ادائیگی میں تاخیر ہوئی ہو، متعلقہ بینک سے فی ایک ہزار روپے پر 65 پیسے یومیہ وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔

- پی آر آئی نے وطنی ترسیلات کے کاروبار کے کردار اور ذمہ داریوں سے متعلق مختلف تربیتی پروگرام بھی منعقد کیے ہیں۔ خیبر پختونخوا کے ترسیلات زر سے مالا مال علاقوں کے برانچ منیجرز، بینکوں کے علاقائی سربراہوں، زرمبادلہ سے متعلق ذمہ داریاں انجام دینے والے بینک افسران اور کال ایجنٹس نے ورکشاپس میں شرکت کی۔

### 4.5 مبادلہ کمپنیاں

مبادلہ کمپنیوں کے خدشات دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 19 جنوری 2011ء سے مبادلہ کمپنیوں کو ماسوائے ڈالر کے تمام بیرونی کرنسیاں مقررہ طریق کار کے مطابق مقررہ ائر پورٹس کے ذریعے برآمد کرنے کی اجازت دے دی۔ تاہم مبادلہ کمپنیاں اس امر کو یقینی بنائیں گی کہ وہ پاکستانی بینکوں میں اپنے بیرونی کرنسی کے کھاتوں میں برآمد شدہ کرنسیوں کے عوض ان کی برآمد سے تین کاروباری ایام کے اندر ان کے مساوی امریکی ڈالر وصول کریں۔ اسٹیٹ بینک نے 2008ء میں مبادلہ کمپنیوں کو امریکی ڈالر کے علاوہ برطانوی پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو اور متحدہ عرب امارات کے درہم میں بھی نقد برآمد کرنے کی ممانعت کی تھی۔

### فاصلاتی نگرانی اور تعمیل سے متعلق وظائف کی ازسرنو تشکیل

مبادلہ کمپنیوں کی نگرانی مؤثر بنانے کے پیش نظر فاصلاتی نگرانی، معائنہ کاری، تعمیل اور نفاذ اور متعلقہ ذمہ داریاں شعبہ فاصلاتی نگرانی و نفاذ کو منتقل کر دی گئی ہیں، جو اس نوع کے خصوصی امور کی انجام دہی کی بھرپور صلاحیت کا حامل ہے۔ مزید برآں، ائر پورٹ سے متعلق امور بھی شعبہ زرمبادلہ آپریشنز، ایس بی پی بی ایس سی (بینک) کو منتقل کر دیے گئے ہیں۔ برمقام معائنے کے تناظر میں مبادلہ کمپنیوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے معائنے کے لیے ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا ہے۔